

# Classic Urdu Material

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## ناول۔۔۔ تیرے سنگ یارا

تحریر۔۔۔ ارشد ابرار

زندگی ایک مسلسل سفر ہے۔ اور سفر چاہے انفرادی طور پر کیا جاوے یا قافلے کی شکل میں ہمیں منزل تک پہنچنے کیلئے کسی راہنما کی لازمی ضرورت پڑتی ہے۔

کیونکہ سچا راہنما ہمیشہ سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ منزل کا تعین کرتا ہے

۔ راہنما کا کام راستہ دکھانا ہوتا ہے کسی کو زبردستی سیدھے راستے پر چلانا نہیں

راہنما کے بغیر سفر ہمیشہ تھکا دیتا ہے۔ ہم منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی بھٹک

جاتے ہیں۔ بے نشان منزلوں کے مسافر بن جاتے ہیں۔ جن کا سفر کبھی اپنے اختتام کو نہیں

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

پہچتا۔ راستوں کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔ گرد سے آنکھیں دیکھنے کی قدرت کھودیتی ہیں۔ اور پھر ہم آنکھیں رکھتے ہوئے بھی ہوا میں اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مارنے لگتے ہیں۔ مگر تب کوئی سہارا ہمیں میسر نہیں آتا۔ کوئی ہاتھ ہمارے لیے لاٹھی نہیں بنتا۔ کوئی راہبر خضر نہیں بنتا۔

سفر آسان صرف تب ہوتا ہے جب ہم اپنے اصل راہنما کے پیروں پر چلتے ہیں۔ وہ راہنما جو ہمیشہ سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔ وہ پیر کامل جو ہماری انگلی پکڑ کر ہمیں بھٹکنے سے بچاتا ہے۔ وہ مرشد جو ہمارے لیے ہماری منزل آسان بناتا ہے۔ وہ راہنما صرف ایک ہی ہے صرف وہ جو ہادی عالم ہے۔ وہ جو قیامت تک کیلئے اپنی کتاب سمیت ہر انسان کیلئے ہدایت کا آخری چراغ ہیں..... وہ راہنما جو ہمیشہ ہمارے لیے متفکر رہتا تھا۔ اپنی تن آسانیوں اور دنیاوی آسائشوں کو چھوڑ کر جس نے ہمیشہ صرف ہمارے لیے آگے آسانی کی دعا مانگی۔ ہمیں سیدھا راستہ دکھایا۔ برے راستے پر چلنے سے خبردار کیا۔ ہمیں ہماری منزل بتائی۔ راستے کی دشواریوں سے آگاہ کیا۔ اور منزل تک پہنچنے کیلئے سہارے میسر کیے۔ مگر ہم میں سے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

اکثر نے وہ سہارے ہی رد کر دیئے۔ وہ راستہ ہی چھوڑ دیا جو ہماری منزل کو جاتا تھا۔ تبھی تو دنیا میں ذلیل خوار ہو رہے ہیں۔ اندھوں کی طرح ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔

اور وہ اسی ہادی عالم کے پیروں سے ہٹ گیا تھا۔ اس نے آخری پیر کامل کی انگلی نہیں تھامی تھی۔ تبھی راستوں نے اسے تھکا مارا تھا۔ اس کا سفر کبھی ناختم ہونے والا سفر  
..... ثابت ہوا تھا

دریائے سندھ سے کوئی پچاس میل دور اس پسماندہ ترین بستی میں ایک چوک پر  
بندر والا اپنے معصوم تماش بینوں کو بندر کے کرتب دکھانے میں مصروف ہے۔ اس بڑھی  
ہوئی شیو اور الجھے بالوں والے گورے چٹے مالک کے کہنے پر بندر مختلف کرتب سے بچوں  
کو محظوظ کر رہا تھا۔ کبھی بندر عینک لگا کر ایک ادا سے شاہ رخ کے جیسے چلنے کی اداکاری کرتا تو  
کبھی فوجیوں کی طرح زوردار سیلوٹ مار کے دکھاتا۔ کبھی آٹا گودھنے کی ایکٹنگ کرتا تو کبھی

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

شوہر سے ناراض بیوی کی طرح منہ پھلا کر دوسری طرف رخ پھیر لیتا۔ ہر نئے کرتب پر اسکے تماش بینوں میں موجود بچے کھلکھلا کر تالیاں بجاتے تو وہاں موجود کچھ بڑے حیرت سے اس سدھارے ہوئے بندر کی کمال اداکاری کی داد دیتے۔ تماشہ ختم ہو چکا تھا۔ بندر اب اپنے سر پر ایک چھوٹا سا ڈبہ رکھ کے وہاں موجود تماشا نیوں سے اپنی اداکاری کا معاوضہ لیتے ہوئے سر کل میں گھوم رہا تھا۔ کچھ بچوں نے اپنے جیب خرچ کے چند سکے ڈرتے ڈرتے بندر کے اس ڈبے میں ڈالے تو وہاں موجود چند بڑوں نے بھی بچوں کی دیکھا دیکھی ناچاہتے ہوئے بھی اپنی جیب سے دس بیس کے نوٹ نکال کر ڈبے میں ڈال دیئے۔ جبکہ کچھ نے تو بندر کے ڈبہ اٹھاتے ہی دائرے سے نکل کر قدموں کا رخ تبدیل کر لیا۔

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com  
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بندر کی محنت کی کمائی ہے صاحب۔ تماشہ دیکھ کر دل چھوٹا مت کریں "

صاحب۔ کچھ نا کچھ تو دیتے جائیے۔ معصوم بے زبان جانور ہے۔ دعا دے گا میاں بھلا ہو۔"

اس میلے کپڑوں والے بندر کے مالک نے تماشہ ختم ہوتے ہی کچھ لوگوں کو واپس جاتے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

دیکھ کر اونچی صدا لگائی۔ مگر جانے والوں کے پاؤں واپس نہیں مڑے

تھوڑی دیر بعد وہ اپنا تھوڑا سا سامان اور وہ پیسوں والا ڈبہ سنبھال کر بغل میں لٹکی  
رنگ برنگے کپڑوں سے بنی تھیلی میں ڈال کر جانے لگا تو اس کچی بستی کے کچھ معصوم بچے  
بھی اس بندر کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ بچوں کا جوش اور خوشی دیدنی تھی۔ ان کی آنکھوں  
میں اتری وہ چمک سوائے اس بندر والے کے شاید اور کوئی نہیں جان سکتا تھا۔ اور میلے  
کپڑوں والا یہ سب کچھ اسی لیے ہی تو کرتا تھا۔ بندر کے پیچھے چلتے بچوں کا ہجوم آہستہ آہستہ  
کم ہوتا ہوا ختم ہو گیا۔ بچے کھلکھلاتے شور مچاتے ایک دوسرے سے اٹھکیلیاں کرتے  
ہوئے واپس اپنے گھروں کو لوٹ گئے

شام ڈھلنے لگی تو وہ بھی آہستہ آہستہ چلتا چلتا شہر سے دو میل باہر اس خیمہ بستی پہنچ گیا  
جہاں پر ترتیب سے دس بارہ خیمے لگے ہوئے تھے۔ وہ آواز لگا کر اس قطار میں موجود

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

تیسرے خیمے میں داخل ہوا جہاں بالابے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا

آوصاحب... میں آپ ہی کی راہ تک رہا ہوں کب سے۔ کہیے میری ریشماں " " نے زیادہ تنگ تو نہیں کیا... " اسے خیمے میں داخل ہوتا دیکھ کر وہاں زمیں پر بچھی پرانی چٹائی پر سویا بالا جلدی سے اٹھتے ہوئے بولا

بالکل بھی نہیں بالے۔ تیری ریشماں بڑی فرمانبردار نکلی تیرے ایک بار " کہنے پر ہی مجھے مالک مان کر میرا حکم ماننے لگی " اس نے بندر کی لمبی رسی بالے کو پکڑاتے ہوئے کہا

ہاں بابو... یہ بھلے بے زبان جانور ہے پر اپنے مالک کے حکم پر سر خم کر دیتا " ہے۔ خود کو تابع فرمان کر دیتا ہے۔ سر جھکا دیتا ہے۔ یہ ہم انسانوں کی طرح تھوڑی ہے جو

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

زبان اور عقل کے ہوتے ہوئے بھی اپنے مالک کو نہیں پہچانتے " بالے نے بندر کو خیمے  
میں موجود ایک چھوٹی لوہے کی کلی سے باندھتے ہوئے اپنی دھن میں کہا

اور وہ جو بالے کے میلے کپڑے اتار کر اپنا مہنگا سوٹ پہن رہا تھا۔ بالے کی بات سنتے ہی ایک  
ہتھوڑا سا لگا تھا اسکے دماغ پر۔ اسکے اپنی سفید اور بے داغ قمیض کی کریمیں درست کرتے  
ہاتھ یکدم رک گئے۔ اور اگلے ثانیے وہ سر جھٹک کر پھر کپڑے پہننے لگا

ہاں بالے۔۔۔ سہی کہتے ہو تم۔ ہم انسان ہو کر بھی اپنے مالک کو بھول بیٹھے ہیں۔ اور یہ  
" جانور ہو کر مالک کے تابع فرمان ہیں۔

بابو جی۔۔۔ ہم انسان ہیں سب کچھ سمجھتے ہیں۔ عقل رکھتے ہیں اپنے برے بھلے کا اچھی  
" طرح ادراک ہوتا ہے ہمیں۔ پھر بھی ہم غلط راہ کیوں چنتے ہیں۔؟

کیونکہ ہمارے مالک نے ہمیں ڈھیل دے رکھی ہے۔ ہمیں چسکا لگ چکا ہے۔ ہم عادی "

## Classic Urdu Material

ہو چکے ہیں۔ ہم اپنے مالک کی اس ڈھیل کانرمی کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جان بوجھ کر غلطیاں کرتے جاتے ہیں۔ جب تک کوئی بڑا نقصان نہیں کر بیٹھتے۔ اور وہ اوپر سے بیٹھا ہمیں دیکھ رہا ہوتا ہے کہ میرا بندہ کس حد تک جاتا ہے۔

تو سبق سیکھنے کیلئے کسی بڑے نقصان کا ہونا لازم ہے کیا؟ ہم پہلوں سے عبرت کیوں " نہیں پکڑتے؟

نہیں بالے لازم تو نہیں ہے۔ مگر ہم لازم بنا چکے ہیں۔ جب تک چوٹ نالے سیکھتے ہی " نہیں ہیں ہم

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اچھا بابو جی... ایک بات بتائیے۔ آپ کے پاس دھن ہے دولت عزت شہرت کسی " چیز کی کچھ کمی نہیں دی اوپر والے نے۔ پھر کیا ضرورت ہے آپ کو ہم جیسے بے گھر فقیروں کی کٹیا میں آنے کی اور اس طرح بھیس بدل کر یہ سب تماشہ کرنے کی...؟؟؟

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

سچ بتاؤں تو بالا اس سوال کا جواب خود میرے پاس بھی نہیں۔ شاید میں ادھورا " ہوں، شاید اپنی ذات کی کمیوں کو چھپانے کیلئے خود سے بھاگ رہا ہوں۔ یا پھر شاید یہ سب " ایسا ناہوجو میں نے کہا۔ کچھ اور ہو۔ کچھ بھی یقین سے نہیں کہہ سکتا۔۔۔

اس نے اپنی جیب سے کچھ ہرے ہرے نوٹ نکال کر بالے کو تھماتے ہوئے " جواب دیا۔

صاحب کیوں شرمندہ کرتے ہیں۔ آپ ہر بار اتنا کچھ دے کے چلے جاتے ہیں۔ مجھے " لیتے ہوئے شرم آتی ہے آپ سے۔ آپ واپس رکھ لیں انہیں " بالے نے پیسے پکڑنے سے انکار کر دیا

رکھ لو بالے کبھی نا کبھی کام آجائیں گے۔ مجھے اتنی ضرورت نہیں ہے۔ میرے پاس " بہت کچھ ہے۔ رکھ لو یہ۔۔۔

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

چلتا ہوں بالا... زندگی باقی تو پھر ملیں گے۔ "مغرب کے بعد اندھیرا چھاتے ہی "

وہ خیمے کا پردہ اٹھا کر بالے کو ایک بار پھر حیران پریشان چھوڑ کر چلا گیا

.....

مغرب کے بعد آہستہ آہستہ اترنے والے اندھیرے نے پورے گاؤں پر تاریکی کی ایک چادر سی تان دی تھی۔ گلیاں سنسان تھیں۔ گاؤں کے اس چھوٹے سے بازار میں اکادکا کھلی دکانوں میں لالٹین کی مدھم روشنی دکھائی دیتی تھی مگر بازار میں کہیں بھی کوئی دن والی رونق کاسماں نظر نہیں آتا تھا وہ تمام بوڑھے جو عصر کے بعد سارے دن کا حال احوال ایک دوسرے کو سننا کیلئے اکٹھے ہوتے تھے وہ بھی مغرب ہوتے ہی کھانے کے بعد اپنے گھروں میں اپنی اپنی چارپائیوں پر گہری نیند میں گم دن بھر کی تھکاوٹ اتار کے سو رہے تھے۔ کہیں کہیں سے کسی کتے کے بھونکنے کی آواز کچھ وقت کیلئے گاؤں کی خاموشی میں خلل ڈال دیتی تھی۔ اگر گاؤں کے اس چھوٹے سے بازار سے نکلتی گلی میں جاو تو آگے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

دائیں ہاتھ مڑتی گلی کے آخرے سرے پر موجود اس گھر میں باقی گھروں کی طرح آج خلاف معمول بالکل بھی خاموشی نہیں تھی۔ اور ناہی اتنے اندھیرے کے باوجود ابھی تک کوئی سو پایا تھا۔ گھر کے صحن میں ترتیب سے رکھی لکڑی کی چار پائیوں میں سے پہلی چار پائی پر قمیض اتارے بیٹھے دین محمد عرف دینو کی غم و غصے بھری آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی

سلطان... نوری تیری بچپن کی منگ ہے زبان دی تھی میں نے اپنی بہن کو... میں ہر " " حال میں اپنی بہن سے کیا وعدہ نبھاؤں گا

ابا... نہیں کرنی مجھے نوری سے شادی۔ آپ کو اپنی مری ہوئی بہن کا خیال ہے مگر " " میرا نہیں۔ میرا دل نہیں مانتا نوری کیلئے۔ بس میں نے بھی کہہ دیا "تیسری چار پائی پر کھانا کھاتے ہوئے سلطان نے دین محمد کو دو بد و جواب دیا

کیسے نہیں کرے گا تو... وہ تمہارے نام پر بچپن سے اس لیے نہیں بیٹھی کہ تو " " جوان ہو کر اسے ٹھوکر مار دے۔ دیکھتا ہوں کیسے تو شادی نہیں کرے گا نوری سے...

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

دینو کی آواز میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی شامل تھا

آہستہ بولو دین محمد.. ہمسائے کیا سوچیں گے۔ مان جائے گا۔ میں سمجھاؤں گی " اپنے سلطان کو۔ " دین محمد کی چار پائی کے ساتھ زمین پر بیٹھی اسکی بیوی بختاؤر نے دین محمد کو خاموش کرانے کی ایک ناکام سی کوشش کی

ہاں جیسے تیرے کہنے پر تو سر جھکا دے گا۔ مان لے گا تیری بات۔ اور سنتے ہیں تو " سن لیں۔ دنیا کو بھی تو پتا چلنا چاہیے ناکہ دین محمد کی اکلوتی اولاد کتنی ناخلف ہے۔ کیا منہ دکھاؤں گا میں اپنی بہن کو اگلے جہان کہ اسکی بیٹی کو بچپن سے اپنے پتر سے منسوب کر کے کسی غیر کے حوالے کر دیا۔ نا کبھی نہیں۔ مجھ سے تو نہیں ہو گا ایسا۔ کبھی نہیں۔ " اس بار

دینو کی آواز میں غصہ کی بجائے دکھ زیادہ غالب تھا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

ہاں اماں... انکوا گلے جہان کی فکر ہے اس جہان کی اور اپنی اکلوتی اولاد کی " کوئی فکر نہیں۔ آپ ہی بتاؤ اماں کیا جوڑ ہے میرا اور نوری کا...؟ وہ کھانا چھوڑ چکا تھا کیسے نا چھوڑتا قلمے اب حلق سے اترتے ہی نہیں تھے

کیوں کیا کمی ہے نوری میں... دنیا سے زیادہ کو جھی نہیں ہے وہ۔ اور صورت کا " اچار نہیں ڈالا جاتا پتر۔ چار دن بعد ڈھل جاتی ہے۔ اصل چیز سیرت ہوتی ہے اور پورا گاؤں نوری کی سیرت کے گن گاتا ہے "اس بار اماں نے پیار سے اسے سمجھانے کی کوشش کی وہ بچپن سے تیرے نام سے بندھی بیٹھی ہے۔ ورنہ نوری کو بھی رشتوں کی کمی نہیں " ہے "دین محمد نے بھانجی کی طرف داری کی۔ اور سچ ہی تو کہا تھا۔ اس کیلئے کہاں رشتوں کی کمی تھی۔ بس بچپن سے ہی سلطان کا نام اس کے نام کے ساتھ لگا دیا گیا تھا۔ ورنہ آج بھی گاؤں کی کتنی عورتیں نوری کے گن دیکھ کے اسے حسرت سے دیکھتی ہیں۔ کہ کاش یہ گنوں بھری سانوی صورت ان کے آنگن اتر آتی

کمی نہیں ہے تو بیاہ دیں نا اسے کسی کے ساتھ۔ میرے پلے کیوں باندھ رہے ہیں آپ "

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

" لوگ۔۔؟

سلطان تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو۔۔۔ وہ تیری منگ ہے۔ سالوں سے بیٹھی "

" ہے تمہارے لیے۔ ایسے کسی سے ساتھ کیوں بیاہ دیں اسے۔۔۔

تو میں نے نہیں کہا تھا میری منگ نوری ہو۔ ناہی کبھی یہ کہا کہ میرے نام پر اسے "

" بٹھائے رکھو۔ میں تو چاہتا ہوں بھلے آج ہی بیاہ دو اسے میری بلا سے۔

پتر کیسی باتیں کر رہے ہو۔ کوئی بھلا ایسے بھی کہتا ہے۔ عقل سے کام لو کوئی سنے گا تو کیا "

کہے گا۔ کہ نوری میں کوئی عیب ہو گا جو سلطان اس طرح انکار کرتا ہے بیاہنے سے۔ بدنام

ہو جائے گی وہ معصوم "اماں نے ایک بار پھر سے پیار سے سمجھانے کی کوشش کی مگر

سلطان نے کہاں سمجھنا تھا اس پر تو کسی اور کا بھوت سوار تھا



## Classic Urdu Material

بس اماں آپ لوگ جو بھی کہیں۔ مجھے نوری سے کبھی شادی نہیں کرنی۔ بس "

" . یہ میرا آخری فیصلہ ہے

واہ... اس گھر میں تمہارا نہیں میرا فیصلہ چلنا ہے شہزادے۔ اور میرا بھی یہ "

آخری فیصلہ ہے کہ تیری شادی ہوگی تو صرف نوری سے بس۔ ورنہ کسی سے نہیں۔ نوری

نہیں تو کوئی اور بھی میرے گھر کی دہلیز پار نہیں کرے گی " دین محمد نے بھی بات ختم

کردی

تھیک ہے ابا... آپ اپنے فیصلے پر قائم رہیے اور میں اپنے فیصلے پر "سلطان کھانا "

ادھورا چھوڑ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کچے آنگن سے گزر کر گھر کی دہلیز پار کر گیا تھا

دیکھ لے بختو... اولاد بڑی ہوتی ہے تو باپ کی گردن میں سریالگ جاتا ہے اسے "

مانڑ ہوتا ہے فخر ہوتا ہے کہ اب میری اولاد میرے کندھے تک پہنچ گئی ہے مگر اس نے تو

" میرے کندھوں تک پہنچتے پہنچتے ہی میرے دونوں کندھے ہی جھکا دیے ہیں

دین محمد اپنا صافہ جھاڑتے ہوئے نیچے زمین پر بیٹھی بختاور سے بولے جواب ارمان سے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

سر پکڑے بیٹھی تھی

غم نا کرو... سیکھ جائے گا ابھی جوانی نے آنکھوں پر پٹی باندھ دی ہے۔ مگر مجھے " یقین ہے میرا سلطان میری بات مان جائے گا میں پیار سے سمجھاؤں گی ساتھ بٹھا کر.. تم غم نا کرو۔ " بختو کے لہجے میں ماں کی متابول رہی تھی۔ اور شوہر کو تسلی بھی تو دینی تھی۔ جانے ایک عورت کو ایک ہی وقت میں کتنے روپ دھارنے پڑتے ہیں

عمران کے ساتھ یہ بھی ڈوب کر مر جاتا تو آج اتنا غم نا ہوتا " دین محمد نے " کروٹ بدل کر صافہ منہ پر رکھ لیا

خدا جانے یہ سونے کی کوشش تھی یا آنسو چھپانے کی

مگر دینو کی آخری بات نے بختاور کا کلیجہ چیر دیا تھا

## Classic Urdu Material

خدا نا کرے... کیسی باتیں کرتے ہو دین محمد.... ایک آخری سہارا ہی تو بچا "

ہے ہمارے جینے کا... ایک تو خدا نے چھین لیا... منہ دیکھنا بھی نصیب ہوا۔ خدا نخواستہ سلطان کو بھی کچھ ہو گیا تو ہم کس کیلئے جیئیں گے۔ اور ہے ہی کون ہمارا۔ یہی ایک آخری سہارا تو ہے " "بختاور کے سینے سے ایک دردناک آہ نکلی اور وہ اب منہ پر دوپٹہ رکھ کے رونا شروع کر چکی تھی

زندگی ان کی بھی گزر جاتی ہے جو بے اولاد ہوتے ہیں " صافے کے نیچے سے دین محمد " کے ہونٹوں نے حرکت کی تھی

ہاں جانتی ہوں کہ کتنی سکھ سے گزرتی ہے ان کی زندگی۔ ساری زندگی بے اولادی کی " انی گڑی رہتی ہے سینے میں۔ مر کے بھی قبر میں چین نہیں پڑتا کہ کوئی بھی پیچھے نام لیوا " نہیں ہے ہمارا

تو اب اولاد کے ہوتے ہوئے ہم کون سا چین سے جی رہے ہیں۔ کون سا سکھ دے دیا " ہے سلطان نے ہمیں؟ " دین محمد نے منہ سے صافہ ہٹا کر دو بدوبوی کو جواب دیا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

سیکھ جائے گا۔ مان جائے گا۔ آپ دل برانا کریں بس۔ "بختاؤرنے ایک بار پھر شوہر کو "

تسلی دی

مگر اس بار دین محمد کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا جیسے انکے سارے الفاظ ختم ہو گئے ہوں

رات کی تاریکی میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔ آدھے سے زیادہ گاؤں سوچکا تھا۔ دین محمد نے بھی خاموشی اور ڈھکے سونے کی کوشش شروع کر دی۔ مگر بختاؤ کا درد جاگ چکا تھا اسے اب رونا تھا۔ اسے اب خدا جانے کب تک رونا تھا۔ ایک بیٹے کو رونا تھا جو بچپن میں ہی دریا میں ڈوب کر وفات پا چکا تھا اور لاکھ کوششوں کے باوجود بھی سارا گاؤں اسکی معصوم لاش . ڈھونڈنے میں ناکام رہا تھا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

ایک زندہ اور جوان بیٹے کیلئے بھی رونا تھا جو ابھی ابھی غصہ میں  
گھر سے نکلا تھا۔ خدا جانے وہ اب رات کے کس پہر واپس آئے گا مگر بختوماں تھی اسے جاگنا  
..... تھا انتظار کرنا تھا اور رونا تھا

.....

گاؤں کی اس واحد چھوٹی سی مسجد سے بچوں کے زور زور سے سپارہ پڑھنے  
کی ملی جلی آوازیں مسجد کے باہر تک آرہی تھیں۔ اس کچی پکی مسجد کے اندر جھانک تو  
نورانی چہرے اور ماتھے پر سجدے کے ہلکے سے کالے نشان والے مولوی صاحب جائے  
نماز پر بیٹھے بچوں کو پڑھانے میں مصروف تھے۔ مولوی صاحب کے آگے رکھی لکڑی کی  
پھٹی کے آگے ایک چھوٹا سا بچہ اور ایک 9 سالہ لڑکی جنت اپنا سبق سن رہے تھے۔ جب کہ  
مولوی صاحب کے آگے دائیں طرف لڑکیوں اور بائیں طرف لڑکوں کی ایک لمبی سی لائن  
۔ آگے پیچھے ہل ہل کر زور زور سے اپنی گود میں رکھے سپارے پڑھنے میں مصروف تھے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

چند منت بعد جنت نے اپنا سبق سنا کر مولوی صاحب سے  
شبابشی وصول کی اور آگے کا سبق لے اپنی جگہ واپس آ کے اپنا کل کا دیا ہوا سبق یاد کرنے  
لگی۔ اس کے بیٹھتے ہی ساتھ والی لڑکی سبق سنانے چلی گئی تھی جبکہ دوسری لائن میں بھی  
.. اسی طرح لڑکے باری باری اپنا سبق سنارہے تھے

جوں جوں لڑکے سبق سنا کر واپس آتے جارہے تھے اسی لڑکوں والی لائن میں سب  
سے آخر میں بیٹھے خوشی کے دل کی دھڑکن کی رفتار ڈر کی وجہ سے اور زیادہ تیزی سے  
بڑھنے لگی تھی۔ اور اس کے چہرے پر مولوی صاحب سے پڑنے والی مار کے سائے لہرانے  
لگے۔

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

آخر کچھ دیر بعد خوشی کی باری آہی گئی۔ وہ ڈرتے ڈرتے ناچاہتے ہوئے اٹھا مگر مولوی صاحب کے آگے بیٹھتے ہی اسے وہ سبق بھی بھول گیا جو اس نے تھوڑی دیر پہلے ... بڑی مشکل سے یاد کیا تھا

اوبد بخت کبھی سبق یاد بھی کر لیا کر۔ روز تمہیں مار پڑتی ہے مگر روز تمہارا وہی " حال ہوتا ہے " مولوی صاحب نے زور سے خوشی کا دایاں کان مروڑتے ہوئے غصے سے کہا

خوشی کی آواز بند ہو چکی تھی۔ اور درد کی وجہ سے آنکھوں میں آنے والے آنسو اب اسکے گالوں تک پہنچ چکے تھے

کل صحیح صحیح یاد کر کے سناؤں گا مولوی "

صاحب۔ وعدہ... آآآ.. " درد کی شدت سے خوشی چلا اٹھا

## Classic Urdu Material

روز تمہارے ایسے ہی وعدے ہوتے ہیں اور روز تمہیں مار پڑتی ہے مگر تم پر " سرے سے اثر ہی نہیں ہوتا۔ ڈھیٹ بن چکے ہو تم۔ عادت بنالی ہے تم نے " مولوی صاحب نے اب اسکا دو سرا کان بھی مروڑنا شروع کر دیا

خوشی کے دونوں ہاتھ مولوی صاحب کے ہاتھوں کے نیچے اور درد سے آنکھیں سختی سے بند ہو چکی تھی... سارے بچے اپنا سبق بھول کر خاموشی سے سہمے ہوئے خوشی کو مولوی صاحب سے روز کی طرح مار کھاتے دیکھ رہے تھے۔ مسجد میں اب صرف مولوی . اور درد سے روتے خوشی کی آواز سنائی دے رہی تھی

یاد کرتا تو ہوں۔ لیکن آپ کے سامنے آتے ہی بھول جاتا ہے سبق۔ "مولوی صاحب " کی پکڑزراڈھیلی ہوئی تو خوشی نے اپنا مسئلہ بیان کر دیا

اچھا۔۔؟ "

کیوں میرے سر پر سینگ لگے ہوئے کیا۔۔ اور بچے بھی تو سناتے ہیں۔ انہیں سبق کیوں نہیں بھولتا۔ صرف ایک تمہیں بھول جاتا ہے روز۔ تم پڑھتے ہی نہیں ہو۔ دھیان

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

کسی اور طرف ہو تو سبق کیسے یاد ہو گا تمہیں نالا لُق۔۔۔ "مولوی صاحب نے ایک بار پھر اس کے کانوں پر پکڑ سخت کر دی تھی جواب کافی سرخ ہو چکے تھے۔ اور وہ اب درد سے بلبلا رہا تھا

مولوی صاحب آج خوشی کو چھوڑ دیں کل میں اسے " خود سبق یاد کروادوں گی۔۔ " لڑکیوں والی لائن میں تیسرے نمبر پر بیٹھی جنت سے خوشی کا رونا برداشت نہیں ہوا تو اس نے ڈرتے ڈرتے مولوی صاحب سے معصومیت بھرے .. التجانہ لہجے میں درخواست کی

باقی بچوں کے ساتھ مولوی صاحب نے بھی حیرانی سے جنت کو دیکھا پھر خدا جانے کیا سوچ کر انہوں نے خوشی کے دونوں کان چھوڑ دیئے جواب تک سرخ لال ہو چکے تھے۔ مولوی صاحب سے چھٹکارہ پاتے ہی خوشی تیزی سے کان سہلاتا اپنی جگہ

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

. واپس چلا گیا

ٹھیک ہے جنت... آج سے یہ تیری ڈیوٹی ہے کہ تم نے روز پہلے خوشی "

" کو سبق یاد کروانا ہے پھر اپنا سبق سنانا ہے

جنت مولوی صاحب کی بات پر سر ہلاتے ہوئے اپنی جگہ واپس بیٹھ گئی

تم سبق یاد کیوں نہیں کرتے خوشی... روز مار کھاتے ہو مولوی صاحب سے "

چھٹی کے بعد سارے بچے بھاگ کر گھروں کی طرف رواں دواں تھے تو خوشی کے ساتھ

چلتی سیپارہ سینے سے لگائے جنت نے اس سے سوال کیا

روز یاد کرتا ہوں مگر مولوی صاحب کے آگے جاتے ہی سارا سبق بھول جاتا "

" ہے مجھے

ایک ہاتھ سے سینے پر سیپارہ پکڑے اور دوسرا ہاتھ اپنے درد کرتے کان پر رکھے



## Classic Urdu Material

خوشی نے اسے جواب دیا

اب میں یاد کروادوں گی روز تمہیں۔ اب کبھی نہیں ماریں گے تمہیں مولوی " صاحب "

سالہ سانولے رنگ کا مالک خوشی ایسا ہی تھا۔ اسے پڑھنے کے علاوہ باقی ہر 11 چیز سے پیار تھا۔ روز مولوی صاحب کی مار اب معمول بن چکی تھی۔ کبھی کبھی تو اسے خیال آتا کہ بس اب کبھی سیپارہ پڑھنے نہیں جانا مگر مجبوراً اسے مولوی صاحب کی مار کھانے سے مسجد لازمی آنا پڑتا ورنہ دوسری صورت میں اسے اپنی نانی سے مولوی صاحب سے بھی زیادہ مار پڑتی تھی

اسکی دل ہی دل میں مانگی جانے والی دعاؤں میں سے پہلی دعا یہ بھی ہوتی کہ اللہ

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

کرے مولوی صاحب مر جائیں اور اس کی روز روز کی اس مار اور بے عزتی سے جان چھوٹ جائے۔ مگر شاید خدا نے اسکی اس دعا کو کبھی قبول نہیں کرنا تھا

اور یہ تو چھوٹی چھوٹی ماریں تھیں۔ جو بظاہر کچھ دیر کیلئے تکلیف دہ ثابت ہوتیں۔ تھوڑی دیر سب کچھ نارمل ہو جاتا۔ مگر اس نے زندگی میں ابھی اور بہت سی ماریں کھانی تھیں۔ یہ تو شروعات تھی

.....

ابا نہیں مان رہے ملو کھاں... میں ابھی ان سے جھگڑا کر کے آرہا ہوں "

.. "سلطان نے ملو کھاں کا ہاتھ پکڑے اداس لہجے میں بتایا

سلطان خان جھگڑے کے بعد رات کی تاریکی میں سیدھا وہیں آیا تھا جہاں وہ

دونوں ہمیشہ ملتے تھے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

کیا کہتے ہیں چچا دین محمد۔۔۔ "ملو کھاں نے تجسس سے بھرپور لہجے میں پوچھا دوپٹے کا " کو نہ منہ میں دبائے اس کے لہجے سے خوف واضح تھا۔ حالانکہ پچھلے کئی مہینوں سے اسی جگہ اسی طرح رات کی تاریکی میں ملتے تھے۔ مگر آج اس کا دل ڈر رہا تھا وہ خوفزدہ تھی

وہ کہتے ہیں مجھے ہر حال میں نوری سے شادی کرنی ہوگی۔ ابا بہت غصے میں ہیں۔ اماں " بھی نہیں مان رہی۔ دونوں سمجھتے ہیں کہ میں غلط کر رہا ہوں۔ اور ایسا نہیں ہونے دیں گے کبھی " اس نے رات کے اندھیرے میں جانے کیا تکتے ہوئے ملو کھاں کے کانوں میں سیسا

انڈیلا

تو پھر.... اب کیا ہوگا۔ " ناک میں پتلی سی لونگ ڈالے گھنگریالے بالوں " والی ملو کھاں کے لہجے سے جدائی کا خوف واضح جھلک رہا تھا

" دیکھو کیا ہوتا ہے۔ جو ہو گا دیکھا ہی جائے گا "

میں جانتی ہوں دینو چچا اپنی دھن کے پکے ہیں وہ اپنی منوا کر ہی رہیں گے " "

ایک اور خدشے نے سر ابھارا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

"تو فکر مت کر... دھن کا کچا میں بھی نہیں ہوں ملو کھی "

چچا کہتے بھی تو ٹھیک ہیں۔ نوری کا قصور بھی تو کوئی نہیں ہے جو اسے سزا ملے۔ قصور تو "

صرف ہم دونوں کا ہے جو۔۔۔ "نوری کو احساس تھا۔ وہ بے حس نہیں تھی مگر اب

موجودہ صورتحال میں وہ ایسے موڑ پر پہنچ چکی تھی جہاں اسے اپنے فائدے کے علاوہ دوسرا

راستہ نہیں دیکھنا تھا

ہاں جانتا ہوں۔ پر اب کیا ہو سکتا ہے۔ ویسے بھی نوری کیلئے میرے دل میں کوئی جگہ "

شروع سے ہی نہیں تھی۔ ابانے بچپن میں ہی زبردستی گانٹھ باندھ دی تھی۔

تمہیں چھوڑ کر نوری سے نہیں بیاہ سکتا میں۔ نوری کی مجبوری ہم دونوں سے بڑی تو نہیں

" ہے۔ سوچتا ہوں آگے ہمارا کیا ہو گا۔ خود سے زیادہ تمہاری فکر ہے مجھے

آدھی سے زیادہ رات بیت چلی تھی۔ آسمان نے اپنے دامن میں لاتعداد ستارے ٹانک لیے

تھے اور وہ دونوں اپنی محبت کی ناؤ کو کنارے لگانے کا عزم کر چکے تھے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

میں تو مر جاؤں گی سلطان۔ تمہارے بغیر جینے سے موت اچھی ہے۔ "

ملو کھاں نے جدائی کے خوف سے روتے ہوئے کہا

جھلی ہو گئی ہے ہو کیا۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔ میں کچھ کرتا ہوں "سلطان نے "

اسے دلا سہ دیا

" کیا کر سکتے ہو تم آخر... کچھ بھی نہیں... یہ لوگ ہمیں کبھی ایک نہیں ہونے

" دیں گے

ایک تو ہم نے ہونا ہے ملو کھاں۔ ہر صورت ایک ہونا ہے۔ چاہے اس کیلئے مجھے کچھ "

" بھی کرنا پڑے۔ کسی بھی حد تک جانا پڑے بھلے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

سلطان.... میں بدنام ہو جاؤں گی کوئی منہ نہیں لگائے گا مجھے۔ ہمارا بچہ " ... سلطان... ابا مجھے قتل کر دیں گے " وہ اب سسکیوں میں رو رہی تھی

کچھ دن پہلے وہ دونوں اپنی محبت کو ناپاک کر چکے تھے

اسی طرح ایک رات کے کسی کمزور لمحے میں بہک کر وہ دونوں شادی سے پہلے ہی وہ سب کچھ کر چکے تھے جو عام الفاظ میں شادی سے پہلے ناپاک اور حرام گردانا جاتا ہے۔

احساس تب ہوا تھا جب سب کچھ ہو چکا تھا۔ دونوں کی محبت نے اس رات ہوس کا چولا پہن لیا تھا۔ جانے یہ محبت تھی بھی سہی یا کچھ اور تھی

سلطان تو پھر بھی مرد تھا۔ گاؤں چھوڑ سکتا تھا بھاگ سکتا تھا، لڑ سکتا تھا میرا کیا ہوگا

.....؟؟؟؟؟ یہی اندیشے اسے اندر ہی اندر تڑپا رہے تھے

کچھ بھی کرو سلطان مجھے بدنامی سے بچالو۔ خدا کیلئے ورنہ میں "

"زہر کھالوں گی"

## Classic Urdu Material

" صرف ایک آخری راستہ ہے اگر تم ساتھ دو تو۔۔۔ "

میں ہر راستے پر تمہارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلوں گی۔ بتاؤ کون سا راستہ ہے "

۔۔۔؟ "وہ سلطان کی پجاریں تو پہلے دن سے ہی تھی اس کی محبت کی بیڑیاں پہنے اس کی

قیدی۔ اور اب تو وہ اس موڑ پر تھی کہ اس کے آگے اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا

وہ خاموش ہو گیا۔ کچھ پل ایسے ہی گزر گئے۔ ملو کھاں مجسم کان بن کر اس کی زبان سے

نکلنے والے الفاظ کی منتظر تھی۔ اس آخری راستے کے انتظار میں تھی جو سلطان سوچے بیٹھا

تھا

نکاح کر سکتی ہو میرے ساتھ.....؟؟؟!"

یہ دریاے سندھ سے ملحقہ بستی شاہ والی ہے۔ لوگوں کی زیادہ تر آبادی خط غربت سے بھی نیچے زندگی گزارنے پر مجبور۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ سینکڑوں سال پہلے یہاں کسی

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

شاہ صاحب نے دریا کنارے اپنا خیمہ لگایا تھا۔ ان کے بعد ان کے مریدین دریا کے اس ویران کنارے پر آنے لگے۔

شاہ صاحب کے مریدین کے خیمے بڑھنے لگے۔ یوں کچھ ہی ماہ میں یہاں ایک خیمہ بستی سی آباد ہو گئی۔ شاہ صاحب اللہ والے تھے۔ انہیں یہ دریا کنارہ بہت محبوب تھا۔ اکثر جب عبادت سے فراغت نصیب ہوتی تو شام کو اپنے مریدین کے ساتھ اسی دریا کے کنارے ٹہلنے نکل آتے۔۔

شاہ صاحب کے قرب سے فیض پانے یہاں وہاں سے، آس پاس کے لوگ اسی دریا کنارے آباد ہونے لگے۔ ضروریات زندگی اور آبادی بڑھنے لگیں تو خیموں میں گزارہ مشکل ہونے لگا۔ لوگوں نے اپنی سہولت کی خاطر اور سرد و گرم سے بچنے کیلئے کچے پکے مکان بنانا شروع کر دیئے۔ لوگ آنے لگے کچے پکے گھر بنانے لگے۔ یوں یہ بستی تو آباد ہو گئی مگر چند سال بعد شاہ صاحب خدا جانے کیوں اپنے چند خاص

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

مریدوں کے ساتھ اس بستی سے ہمیشہ کیلئے چلے گئے

اور پھر کبھی مڑ کر اس کچی پکی بستی واپس ہی نہیں آئے۔ یوں شاہ صاحب تو ہمیشہ کیلئے اس بستی سے چلے گئے مگر ان کے نام کی یہ چھوٹی سی بستی یہیں رہ گئی۔ لوگ یہیں رہ گئے۔ بس اسی شاہ کی نسبت سے بستی کا نام شاہ والی پڑ گیا

آبادی بڑھنے لگی تو اس بستی کے عوام کو اپنے لیئے، اپنے بچوں کیلئے فکر معاش و روزگار ستانے لگی۔ مگر یہاں اس ویران دریا کنارے ایسا کچھ بھی نہیں تھا جو روزی روٹی کا سبب بنتا۔ ماسوائے اسی ایک دریا کے۔ لوگوں نے اسی دریا کو اپنے لیئے رحمتِ خداوندی جانا اور اسی کو اپنا وسیلہ روزگار بنالیا۔ کچھ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت جنگلوں سے مضبوط لکڑیاں کاٹ کاٹ کر کشتیاں بنانا شروع کر دیں۔ کچھ لوگوں نے جال بننے شروع کر دیئے اور اس طرح اس بستی کے عوام نے ماہی گیری اور کشتی رانی کو اپنا ذریعہ معاش بنا لیا

شاہ والی کے آدھے سے زیادہ عوام کار و روزگار زندگی دریا سے جڑا ہوا تھا۔ زیادہ تر لوگ

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

ملاح تھے لوگ دور دور سے آتے اور کشتیوں پر دریا کی سیر کرتے۔ دوسرا بڑا کاروبار اسی دریا کی مچھلی کا شکار تھا۔ یہ لوگ روز لا تعداد مچھلیاں پکڑ کر لاتے اور پھر یہاں سے مچھلیاں دوسرے شہروں میں بھیجی جاتی۔ نوجوان دریائی مچھلیوں کو مچھلی منڈیوں میں لے جانے لگے۔ جہاں انہیں ان کی محنت کا معقول معاوضہ مل جاتا۔ اس دریا کی دیسی مچھلی کی منڈی میں بڑی مانگ تھی۔ اس لیے مچھلیاں منڈی میں پہنچاتے ہی ہاتھوں ہاتھ بک جاتیں۔ شاہ والی کے لوگ محنت پسند تھے۔ جہاں دن بھر مرد دریا میں خواری کرتے وہاں عورتیں بھی گھروں میں فارغ نہ بیٹھتی۔ اور اپنے مردوں کی معاونت کیلئے گھروں میں مچھلیوں کے ٹوکڑے بناتیں، مچھلیاں پکڑنے کے لیے بڑے بڑے اور مضبوط جال بناتیں یہاں کا ہر بچہ تیراک پیدا ہوتا تھا اور دریا کی محبت اسکے خون میں رچی ہوتی۔ اور کیوں۔ نارچی ہوتی بھلا۔۔۔ یہی دریا تو ان کے جینے کا، ان کی روزی روٹی کا واحد وسیلہ تھا لوگ ان پڑھ تھے، مگر جاہل نہیں تھے۔ دینی و دنیاوی شعور رکھتے تھے۔ شروع میں بجلی کی سہولت نہیں تھی۔ مسائل بدرجہ اتم موجود تھے مگر پھر بھی اس گاؤں کے لوگ

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

محببتوں سے بھرے ہوئے تھے۔ شام کو گاؤں کے واحد بازار میں بڑے بوڑھے لکڑی سے بنائی گئی چھوٹی چھوٹی چوکیوں پر چائے کے پیالے ہاتھوں میں پکڑے ایک دوسرے سے سارے دن کے حال احوال پوچھتے تو ان کی یہ محفلیں گھنٹوں طویل ہو جاتیں۔ محبتیں بانٹی جاتی۔ ایک دوسرے کے ساتھ اپنے مسائل بانٹتے جاتے۔

لوگ اچھے تھے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ گاؤں میں پردے کا سرے سے رواج بھی نہیں تھا پھر بھی ان کی عزتیں محفوظ تھیں۔ گھروں کے کواڑ ساری ساری کھلے رہتے مگر پھر بھی سب چین کی نیند سوتے۔ کبھی کسی کو چوری ڈکیتی کا اندیشہ نہ ہوتا۔

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ایسا نہیں تھا کہ دریائے صرف ہمیشہ ان لوگوں کو فائدے دیئے ہوں۔ اسی دریائے بستی شاہ والی کے کئی نوجوان سپوت بھی زندہ نکل لیے تھے۔ ہر سال دریا میں آنے والی طغیانی کئی بار یہاں کے واسیوں کے کنارے کے ساتھ بنے کچے گھر ساتھ بہا کے لے جاتی۔ مگر بستی شاہ والی کے عوام پھر بھی دریا سے بہت پیار کرتے۔ یہ

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

۔ سندھ دریا ان سب کیلئے خدا کی خاص مہربانی تھی

دریا کی طرف سے ملنے والے زخموں میں ایک زخم آج سے  
21 سال پہلے دین محمد کے گھرانے کے حصے میں بھی آیا تھا۔ تب دین محمد چھیرا تھا۔ پوری  
شاہ والی بستی کا سب سے مشہور چھیرا اور تیراک۔ اس کے سینے میں طاقت تھی، بازوؤں  
میں دم تھا۔ جب کبھی گاؤں کے نوجوانوں کے ساتھ دریا میں تیراکی کو پاؤں ڈالتا تو لہروں  
کو ایسے چیرتا ہوا آگے بڑھتا جیسے تیز دھار قینچی کسی ملائم کپڑے کا کاٹتی گزرتی ہے  
ایسا بہت ہی کم ہوتا تھا کہ کبھی دینوروز کے شکار سے خالی ہاتھ واپس آیا ہو اسے دریا کی  
ساری مچھلیوں کے بارے علم تھا۔ اسے یہ بھی علم ہوتا تھا کہ کونسی مچھلی دریا کے کس  
کونے میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ وہ بھی ایسی ہی ایک شام تھی۔ دین محمد روز کے شکار سے  
ابھی واپس نہیں آیا تھا۔ اور بخٹواپنی ہمسائی کے ساتھ دریا پر کپڑے دھونے میں مصروف۔  
سلطان تب تین ماہ سے بخٹاور کے پیٹ میں پل رہا تھا اور۔ بخٹو کا تین سالہ بیٹا عمران ان

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

دونوں سے زرا دور دریا کے کنارے چھوٹے پانیوں میں ہمسائی کے چھوٹے بیٹے کے ساتھ اپنے ننھے ہاتھوں میں گیند پکڑے کھیلنے میں مگن۔ وہ دونوں کھیتے کھیتے تھوڑی دور نکل آئے تھے یہاں پانی ان دونوں کی ناف کو چھونے لگا تھا

اچانک ایک بے رحم لہر آئی جس سے عمران اپنا توازن برقرار نہ رکھ پایا اور گر گیا۔ پانی اسکی ناک اور منہ میں داخل ہونے لگا۔ دوسرا ہمسائی کا معصوم بیٹا گھبرا کے پیچھے بھاگ گیا مگر اس کے کنارے تک پہنچنے سے پہلے ہی دریا کی بے رحم موجیں عمران کو اپنے ساتھ بہا کر کہیں دور لے جا چکی تھی

جب بختاور کو عمران کا خیال آیا اور اپنی بے دھیانی پر چونکی تو دیکھا کہ کنارے پر ہمسائی کا معصوم لڑکا کیلا خوف زدہ حالت میں منہ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔ بختور نے ادھر ادھر دیکھا مگر عمران اسے کہیں نظر نہ آیا تو کپڑے چھوڑ کر دیوانہ وار ہمسائی کے بچے کی طرف بھاگی اور پاگلوں کے جیسے اس سے پوچھنے لگی مگر وہ طفل خوف سے آواز نہیں نکال

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

سکا۔ اسی اثنا میں اسکی ماں بھی اس تک پہنچ گئی۔ کافی دیر سوالات کے بعد اس طفل نے ایک ہاتھ سے پانی کی طرف اشارہ کیا۔ تو بختاور اندھا دھند پانی کی طرف بھاگی مگر ہزار کوششوں کے باوجود بھی وہ عمران کو کہیں ناڈھونڈ سکی

اتنے میں آس پاس موجود لوگ بھی جمع ہونے لگے تو 3,4 جوان اور پانی میں اترے۔ بختاور کا بخت آج گہنا چکا تھا اس سے پہلے وہ کبھی دریا میں اتنا آگے نہیں آئی تھی پانی اس کے سینے کو چھونے لگا تو بختو کے بھائی نے زبردستی واپس اسے کنارے کی طرف کھینچنا شروع کر دیا کہ بھانجا تو گیا خدا نا کرے کہ بہن بھی

ایک بندے کو کشتی میں دین محمد کی طرف روانہ کیا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں دین محمد بھی اپنی کشتی میں آپہنچا۔ مضبوط اعصاب کے مالک دین محمد کو یقین تھا کہ وہ عمران کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ مگر ساری رات گاؤں کے دو چار مشہور تیراکوں کے ساتھ دین محمد نے پورا دریا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

چھان مارا مگر اسے عمران کہیں ناملا۔ خدا جانے دریا کی بے رحم لہریں اسے کہاں تک بہا لے گئیں۔ اس تلاش کے سارے دورانیے میں بختاور نے دریا کے کنارے کو ایک سیکنڈ کیلئے ناچھوڑا۔ مگر ممتا کی آہوں، فریادوں اور سسکیوں پر بھی دریا کو رحم نہ آیا اور اس کی لہروں نے عمران کا معصوم لاشہ باہر نا پھینکا

دین محمد کی تلاش کا سلسلہ تین دن تک جاری رہا۔ مگر بے سود... بس اسی دن سے دین محمد نے دریا میں کبھی پاؤں نارکھنے کی قسم کھالی۔ شاہ والی کے مشہور تیراک اور شکار باز دین محمد نے دریا کی طرف جانا ہی چھوڑ دیا، اس نے تیراکی چھوڑ دی، اس نے مچھلیوں کا شکار کرنا چھوڑ دیا۔

عمران کے زخم پر زرا کھرند جماتو دین محمد نے روزی روٹی کے لیے کچی اینٹیں بنانے کا کام شروع کر دیا۔ وہ ایک شریف النفس اور محنتی انسان تھے سو کام چل نکلا۔ گاؤں اور آس پاس کے لوگ اینٹوں کے لیے صرف دین محمد پر ہی بھروسہ کرتے۔ وہ

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

اینٹوں کیلئے مٹی گوندھتا۔ ایک مخصوص قالب سے اینٹیں بناتا۔ انہیں دھوپ میں سوکھنے کیلئے الگ الگ رکھ دیتا۔ اور جب اینٹیں مکمل خشک ہو جاتیں تو انہیں ایک ترتیب سے ڈھیر کی شکل میں سجا دیتا۔ نزدیکی گاؤں میں موجود اینٹوں کے بھٹے کا مالک اس سے اینٹیں خریدتا یوں دین محمد کاروزی روٹی ایک بار پھر چل نکلا۔ اینٹیں بنانے کا کام مچھلیاں پکڑنے سے زیادہ مشکل اور محنت طلب تھا مگر پھر بھی دین محمد ہمیشہ اپنی قسم پر قائم رہے اور اس نے اپنے بیٹے کے پھر کبھی پانی میں قدم نہیں رکھا

ماہ بعد خدا نے بختاؤر کی جھولی میں سلطان خان کو ڈالا۔ گویا عمران کا بدل عطا کر دیا 6 سلطان خان بچپن سے ہی گور اچٹا تھا۔ اوپر سے ماں باپ نے ہمیشہ ہاتھ کے چھالے کی طرح رکھا۔ عمران کے حصے کا پیار بھی سلطان خان کے حصے میں آنے لگا۔ اس بے جا پیار اور لاڈ نے سلطان خان کو قدرے اکھڑا اور ضدی بنا دیا تھا۔ اس کی ہر بات ہمیشہ منہ سے نکلتے ہی پوری ہو جاتی، جو پوری نہ ہوتی وہ اپنی ضد اور اکھڑ مزاجی کے سبب منوالیتا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

یوں جیسے جیسے سلطان بڑا ہونے لگا اس کی ضد اور اناپڑستی بھی بڑی ہونے لگی۔ وہ ہر پسند آنے والی چیز کو حاصل کر کے چھوڑتا۔ وہ لوگ غریب تھے مگر سلطان ہمیشہ اونچے خواب دیکھتا۔ اپنے گھر میں والدین نے ہمیشہ اسے شہزادے کی طرح رکھا تو اس عمل سے سلطان کا دماغ ساتویں آسمان پر جا پہنچا وہ خود کو صرف اس گھر کا ہی نہیں کسی ریاست کا شہزادہ سمجھتا۔ بچپن سے ہی حسن پرست واقع ہوا ہر خوبصورت اور چمکدار چیز اس کا دل لبھاتی۔ اور وہ اسے پانے کی ہر ممکن کوشش کرتا۔ اس کے ساتھ ساتھ کہیں کہیں اس کے دل میں ایک نرم گوشہ بھی موجود تھا۔ شاید بختاور اور دین محمد کی تربیت کا اثر کہیں نا کہیں تو موجود تھا۔ دونوں اپنے بیٹے کو اپنی جان سے زیادہ پیار کرتے تھے۔

بچپن میں ہی دادا جان کی خواہش پر نور بانو کو سلطان خان کے پلے باندھ دیا گیا۔

منگنی ہوئی تو سلطان خان نے کوئی اعتراض نا کیا بلکہ اسے اندر ہی اندر عجیب سی خوشی محسوس ہوئی۔ ایک اجنبی سا خوش کن احساس تھا کہ اس کے نام کے ساتھ کسی اور کا نام بھی جڑا ہوا ہے۔ کوئی اور بھی اس کے نام کے ساتھ بندھی بیٹھی ہے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

مگر لڑکپن سے جوانی میں قدم رکھتا سلطان ایک دن دریا پر کپڑے دھوتی  
کہاروں کی لڑکی ملو کھاں سے نین لڑا بیٹھا

نوری، ملو کھاں کے مقابلے میں ذرا سانولی رنگت کی تھی اور بچنے کی یتیمی  
نے اسے خاموش طبع بنا دیا

جبکہ ملو کھاں زرا صاف رنگ کی گھنگریالے بالوں والی چلبلی طبیعت کی مالک لڑکی  
تھی۔ جو بولتی تو باقی ہر چیز خاموش ہو کے صرف اسے سننا شروع کر دیتی

سلطان خان نے دل ہی دل میں نوری کا موازنہ ملو کھاں سے کیا تو اسے ملو کھاں  
والا پلڑا جھکا ہوا ملا۔ اسی جھکے ہوئے پلڑے نے سلطان خان کے قدم ملو کھاں کی جانب کھینچے

## Classic Urdu Material

ملو کھاں نے بھی اپنی سہیلیوں کی زبانی سلطان خان کے ابھرتے اونچے قد اور خوبصورتی کے چرچے سن رکھے تھے۔ اور جب یہی سلطان خود چل کے اس کے پاس آیا۔ تو اسے اس پل اپنی قسمت پر رشک آیا پھر ملو کھاں کو بھی پگھلنے میں زیادہ دیر نہیں لگی تھی۔

دونوں محبت کی پھولوں بھری شاہراہ پر ہمقدم چلنے لگے۔ یہی دن تھے جب سلطان کے دل میں نوری کیلیے تھوڑی سی جو جگہ تھی اس پر بھی ملو کھاں نے قبضہ کر لیا۔

وہ روزرات کے اندھیرے میں اپنی محبت کی تسکین کیلیے ملنے لگے۔ سلطان کا جگری دوست کلیم اللہ عرف کلی رات کو پہرہ دیتا اور وہ دونوں دنیا سے بے خبر ایک دوسرے میں ڈوب جاتے۔ روزرات کو نوری کو چھوڑ کے ملو کھاں کو اپنانے کی ترکیبیں سوچی جاتی۔ اور ایک رات ایسی بھی آئی کہ سلطان خان خود سے شرمندہ بیٹھا تھا اور ملو کھاں دوسری طرف منہ کیئے اپنے گھٹنوں میں سر چھپائے رو رہی تھی۔ شیطان نے اس کالی تاریکی بھری رات میں انکی آنکھوں پر گناہ کی کالی پٹی باندھ دی تھی مگر اب خود سے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

شرمندہ ہونے یا گھٹنوں میں منہ چھپا کے رونے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ملوکھاں سلطان کے عشق میں مکمل ڈوب چکی تھی۔ مگر سلطان کے دل میں جانے نوری کی محبت تھی یا نہیں مگر وہ اس کے حسن کا دلدادہ ضرور تھا۔ اور ہمیشہ کی طرح اپنی عادت سے مجبور سلطان اچھی چیز کو اپنانے کی خوشی میں ملوکھاں کو نوری پر فوقیت دینے لگا

اور دوسری طرف سلطان کی محبت میں مبتلا نور بانو کی راتیں آسمان پر ستارے گنتے اور کروٹیں بدلتے گزر جاتی۔ بن ماں کی بچی تھی۔ زمانے کی تلخیوں نے اس کی زبان پر ان دیکھے تالے لگا دیئے تھے۔ خاموشی کو اس نے سر کی چادر کی طرح اوڑھ لیا۔ اوپر سے سلطان کی بے توجہی اور بے اعتنائیوں نے اندر ہی اندر چور چور کر ڈالا تھا۔ مگر نوری نے اپنے اندر پڑتی دراڑوں کو کبھی باہر اپنے بدن کی سطح تک ناپہنچنے دیا کہ مبادا کہیں کوئی اس کا اندر ناپڑھ لے۔ جہاں سلطان خان کی محبت ایک چھوٹے سے پیڑ کی صورت سے پرورش پاتے پاتے اب ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر چکی تھی کر چکی تھی

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

نوری نے کبھی کسی انسان کو خود پر حاوی نا

ہونے دیا مگر سلطان خان کی محبت کے آگے وہ بھی گٹھنے ٹیک کر کسی پجارن کی طرح  
ہاتھ باندھے طالع فرمان ہو گئی

یہ اور بات ہے کہ کبھی اس نے اس بات کا ادراک سلطان خان کو بھی نا ہونے دیا  
کہ منگنی کے ساتھ ہی اس کے دل میں جو محبت کی کلی پھوٹی تھی وہ اب تناور درخت بن  
چکی ہے۔ سلطان جس قدر بے اعتنائیاں برتا، نوری بھی خود کو اس قدر بے پرواہ ظاہر  
کرتی۔ شخصیت کی مضبوطی کے اس جھوٹے خول نے اس کے اندر کی دراڑوں کو سلطان  
، خان سمیت سب کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھا تھا

.....

\*\*\*\*\*

\*\*\*\*\*

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

خوشی سپارہ سینے سے لگائے گھر میں داخل ہوا تو نانی تاج آج بھی  
... ساتھ والے گاؤں سے آئے کسی لڑکے کا ٹوٹا بازو جوڑ رہی تھی

آگیا میرا پنل... سلام کیوں نہیں کیا آتے ہوئے۔ "نانی تاج"

نے پہلے پیار اور پھر تیوری چڑھاتے ہوئے پوچھا

مگر خوشی کوئی بھی جواب دیئے بغیر سپارہ اندر قرآن شریف رکھنے والے

... لکڑی کے ڈبے میں رکھنے کے بعد باہر آکر ایک چارپائی پر ڈھیر ہو گیا

لگتا ہے آج پھر میرے پنل کو مار پڑی ہے مولوی صاحب سے۔ "نانی تاج نے"

خوشی کے سرخ کانوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا

خوشی نے بغیر کوئی جواب دیئے منہ بسور کر اپنا رخ تبدیل کر لیا۔ سفید بالوں

والی نانی تاج کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ ساتھ ساتھ وہ اپنے سامنے بیٹھے ہوئے لڑکے

## Classic Urdu Material

کے بازو پر لکڑی کے پیمانے کو توڑ کر بنائے گئے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے رکھنے کے بعد اب انکو پیٹی سے کس کر باندھ کے جکڑ رہی تھیں

نانی تاج سارے گاؤں کی نانی تھی۔ بہت شفیق، نیک، عزت دار، اور پاک دامن عورت۔ پچپن برس کی عمر میں بھی ان کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا تھا۔ گاؤں کے بڑے بتاتے ہیں تاج اس گاؤں کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی۔ بغیر کسی میک اپ کے خوبصورت دھمکتا چہرہ، اونچا لمبا قد، خدا نے اسے مردوں کے جیسی طاقت سے نوازا تھا۔ جوانی میں اپنے باپ اور بھائیوں کے شانہ بشانہ مردوں کی طرح کام کرتی تھی

اس کی شادی اپنے دوسرے بھائی کے وٹے میں بھا بھی کے بھائی سے ہوئی۔ بھائی کی اپنی بیوی سے نابین پائی تو اس نے بیوی کو طلاق دے دی۔ تاج کے شوہر اقبال کی غیرت جاگ اٹھی اس نے سارا غصہ بیوی پر نکالا اور شادی کے پہلے سال ہی بھری جوانی میں تاج کو طلاق دے کر گھر بھیج دیا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

تاج کے منہ سے پھر بھی کبھی کسی نے اپنے شوہر کا شکوہ نہیں سنا۔ اس نے  
اسے بھی خدا کی رضا سمجھ کر صبر شکر کر لیا

دوسرے سال بھائی نے دوسری شادی کر کے دوبارہ گھر بسالیا مگر پورا گھر مل کر  
بھی تاج کو دوسری شادی پر راضی نہ کر سکا۔ اس کی کوئی اولاد نہیں تھی جس کے لیے وہ اپنی  
جوانی قربان کرتی۔ مگر پھر بھی تاج دوسری شادی پر آمادہ نہ ہوئی۔ خدا نے ماں باپ کا سہارا  
واپس لیا تو بھائیوں کے در پر آگئی

اللہ نے اسے ہنر دے دیا۔ گاؤں میں کسی کی بھی ہاتھ، بازو، ٹانگ ٹوٹتی یا کبھی پاؤں  
میں موچ آتی وہ سیدھا تاج کے پاس بھاگتا۔ اسکی شہرت آس پاس کے گاؤں تک جا پہنچی۔  
لوگ دور دور سے آنے لگے اور تاج مخلوق خدا کی خدمت کرتی رہی۔ اپنی بھری جوانی سے  
لے کر اب تک تاج نے کبھی کسی مرد کے سامنے اپنا پردہ نہ اتارا

کبھی کسی نے کچھ دے دیا تو بسم اللہ پڑھ کے رکھ لیے نہیں تو نا کسی سے کچھ مانگا اور  
... کبھی شکوہ کیا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

خوش بخت صرف نام کا خوش بخت تھا۔ پیدا ہوا تو ماں کو زچگی میں ہی کسی پیچیدہ مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔ بروقت علاج نہ ہونے کے باعث خوشی کی ماں اس کی پیدائش کے تین گھنٹے بعد اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔ خوشی پہلے دن سے ہی اپنی نانی کی گود میں آگیا۔ تین سال بعد نانی بھی ساتھ چھوڑ گئیں تو نانی تاج نے خوشی کی پرورش کا ذمہ لے لیا۔ تب سے اب تک خوشی کو انہوں نے پالا تھا

باپ کا چہرہ اس نے آج تک دیکھا ہی نہیں تھا جو اس کی پیدائش سے چند ماہ پہلے مزدوری کی غرض سے کراچی گیا تو آج تک واپس نہ آیا۔ نا کبھی کوئی خط نا کوئی چٹھی، اور ..... نا کوئی اپنی خیر سلامتی کا پیغام بھجوایا۔ خدا جانے زندہ بھی تھا یا

خوشی کی پرورش تاج کی قسمت میں آئی تو وہ نیک بخت اس معصوم کی پرورش خدا کی خود پر رحمت اور زریعہ نیکی سمجھ کر کرنے لگیں۔ ضروریات محدود تھیں۔ تھوڑا بہت خرچ خوشی کا نانا احمد کمہار بھجوا دیتا۔ زندگی اپنی پرانی ڈگر پر دوڑنے لگی



"نانی مجھے روز سیپارہ کیوں یاد نہیں ہوتا...؟؟؟"

ساتھ والے گاؤں سے آئی عورت دعائیں دے کر واپس گئی تو خوشی، نانی تاج کے پاس  
آبیٹھا

. کیوں کہ ابھی تم نے اللہ سے کئی دوستی نہیں لگائی "

"اللہ سے دوستی کیسے...؟"

--- قرآن سارا اللہ کی باتیں ہی تو ہیں۔ جب تم اللہ سے دوستی لگاؤ گے تو اسکی باتیں "

بھی سمجھ آنا شروع ہو جائیں گی۔ "تاج نے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے سمجھایا

اللہ سے دوستی کیسے کرتے ہیں۔؟" ایک اور معصومانہ سوال آیا تھا "

اللہ کی مخلوقات سے دوستی کر کے، ان سے پیار کر کے، انکی مشکلوں میں مدد "

## Classic Urdu Material

کر کے، نماز پڑھ کے قرآن شریف دل لگا کر پڑھنے سے، سبق سہی توجہ سے یاد کرنے سے  
۔ "نانی تاج نے سمجھاتے ہوئے اس کی الجھن دور کر دی

" سچ میں....؟؟؟ "

ہاں سچ میں... اور جس سے اللہ دوستی کر لیتے ہیں تو پھر اسے بہت سے انعام بھی " دیتے ہیں۔ تم نماز پڑھا کر اور سبق پڑھتے وقت سارے خیال چھوڑ کر صرف یہ سوچ کر سبق یاد کیا کرو کہ یہ سیپارے والا سارا سبق ہمارے دوست اللہ کی باتیں ہیں۔ اور اللہ تب خوش ہو گا جب ہم اس کی باتوں پر توجہ دیں گے۔ پھر دیکھنا تمہیں کبھی سبق نہیں بھولے گا " نانی تاج آہستہ آہستہ خوشی کی پرورش کر رہی تھی بالکل ویسے جیسے اسکی اپنی ماں نے تاج کی پرورش کی تھی

اللہ پھر مجھے کون سا انعام دیں گے۔۔۔؟ "خوشی کی سوئی انعام پر اٹک گئی "

" اللہ انعام میں پھر تمہیں جنت دیں گے۔۔۔ "

## Classic Urdu Material

جنت۔۔۔؟ وہ تو ابھی بھی میرے ساتھ ہوتی ہے روز۔ اور اسے سبق بھی آتا ہے ہمیشہ "

۔ "وہ معصومیت سے بولا

اس جنت کے علاوہ آسمانوں سے اوپر بھی ایک جنت ہے۔ بہت خوبصورت ہے وہ "

جنت۔ تم اللہ سے دوستی لگاؤ گے تو پھر اللہ بدلے میں تمہیں وہی خوبصورت جنت دیں

گے۔۔۔ "

" وہ جنت کتنی خوبصورت ہے نانی۔۔۔؟ "

" وہ جنت بہت خوبصورت ہے خوشی۔۔۔ ساری دنیا سے خوبصورت "

" اس جنت سے بھی وہ جنت زیادہ خوبصورت ہے کیا۔۔۔؟ "

ہاں اس جنت سے بھی بہت زیادہ خوبصورت ہے جنت۔ "نانی اس کی معصومیت "

پر مسکرا دی تھیں اور نرمی سے اس کا گال دائیں ہاتھ سے چھوا

\*\*\*\*\*

#####\*\*\*\*\*

ہفتے کی شام اسلام آباد کا موسم رنگ بدلنے لگا تو شہریوں نے بھی پارکوں اور تفریحی مقاموں کا رخ کیا۔ راول جھیل کنارے واقع اس لیک ویو پارک کی رونقیں دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ ہفتہ اتوار ویسے ہی یہ پارک لوگوں سے بھرا رہتا ہے۔ اور اگر اوپر سے موسم بھی سہانا ہو تو سونے پہ سہاگا ہو جاتا ہے۔ آج بھی یہ جھیل کنارے بنا خوبصورت پارک لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ ہر طرف رنگارنگ کپڑوں اور پینٹ شرٹس میں ملبوس لوگ ان خوبصورت لمحات کو کیمروں میں اتارنے میں مصروف تھے۔ کہیں کہیں کوئی گوری چمڑی والے انگریز بھی دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ لڑکے لڑکے ان انگریزوں کو پکڑ کر سیلفیاں اتارنے میں مصروف تھے

لوگوں کی آمد کا سلسلہ ابھی تک تھا نہیں تھا۔ داخلی دروازے سے ابھی بھی لوگ ٹولیوں

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

کی صورت میں آرہے تھے۔ گاڑیوں کی بھی ایک لمبی قطار تھی

وہیں لوگوں کے بچوں بیچ داخلی دروازے سے آگے بنی اینٹوں کی شاہراہ پر ایک اندھا اپنے کندھے میں کٹ بیگ ڈالے، سر پر بلیک ٹوپی اور آنکھوں پر بلیک چشمہ لگائے، فولڈنگ لائٹھی ٹیکتا چھوٹے چھوٹے قدموں سے آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ پارک میں داخل ہونے کے بعد ابھی اس نے تھوڑا ہی سفر کیا تھا کہ لوگوں کی اس بھیڑ میں وہ ڈگمگا کر گر پڑا۔ اس کا گھٹتہ اینٹوں کے پکے فرش پر لگنے سے چھل گیا۔ تبھی پینٹ شرٹ میں ملبوس ایک مہربان لڑکے کو اس پر ترس آیا تو اس نے آگے بڑھ کر اندھے کو اٹھایا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے لوگوں کے بچوں بیچ راستہ بناتا چلنے لگا۔

نام کیا ہے آپکا...؟" لڑکے نے اندھے سے تعارف کی غرض سے پوچھا "

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

نام میں کیار کھا ہے۔ نام تو نامیوں کے بھی مٹ جاتے ہیں۔۔ "اندھے نے لنگڑا " کر چلتے ہوئے جواب دیا

ہاتھ تھامے لڑکے کو اندھے کا جواب دلچسپ سا لگا

پھر بھی کوئی نام تو ہو گا آپکا۔۔ "لڑکے نے اس بار مسکراتے ہوئے وہی سوال کیا "

ماں باپ سے جو نام ملا وہ یاد نہیں۔۔۔ لوگوں کو جیسے سہولت ہو اسی نام سے بلا لیتے ہیں۔۔۔ "اندھا واقعی دلچسپ تھا

کمال ہے۔۔۔ ویسے یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔ معذرت کیسا تھا کیونکہ "

"۔ آپ دیکھ تو سکتے ہی نہیں

سچی بات پر معذرت نہیں کی جاتی۔ اور دیکھنے کیلئے صرف ان دو آنکھوں کا ہونا لازم " نہیں ہوتا "اندھے نے دوسرے ہاتھ سے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اچھا باتیں تو آپ کمال کی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کیا کرتے ہیں آپ۔۔۔؟ "

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

"

" کچھ بھی کر لیتا ہوں۔ من کی منشا جو بھی ہو کر لیتا ہوں "

آپ نے بتایا نہیں کہ یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔ یا ہماری طرح آج موسم کی لطافت کا  
"فائدہ اٹھانے آئے ہیں؟"

"موسم تو روز ہی اچھا ہوتا ہے بس اندر کا موسم اداس نہیں ہونا چاہیے۔"

لڑکا مرعوب ہو کر خاموش ہو گیا۔ سبزے کے بیچ میں بنا چبوترہ آچکا تھا۔ لڑکے نے  
اندھے کو اس چبوترے پر بٹھایا اور خود لوگوں کی بھیڑ میں گم ہو گیا۔ اس اندھے نے شکریہ  
ادا کرنے بعد کندھے سے لٹکائیگ اتار اور ٹٹولتے ہوئے اس کی زپ تلاش کر کے زپ

... کھولی

## Classic Urdu Material

اند رہا تھ ڈالا اور جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اندھے کے سفید خوبصورت ہاتھ میں  
ایک بانسری تھی۔ زپ دوبارہ بند کر کے بیگ کو گٹھنے تلے رکھا اور بانسری لبوں سے لگائی  
...

پھونک مارنے کی دیر تھی کہ بانسری کے سر ہوا میں بکھرنے لگے۔ تھوڑی ہی  
دیر میں وہ لوگوں کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے ارد گرد لوگ  
... دائرے کی صورت میں جمع ہونے لگے

اندھا بہت خوبصورتی سے کسی انڈین گانے کے سر بکھیر رہا تھا۔ بانسری میں ماری  
جانے والی پھونک اس کی انگلیوں کی تھوڑی سی حرکت کے بعد جب سوراخوں سے باہر  
نکلے تو اس خوابناک ماحول کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہوئے سننے والوں کے کانوں  
... میں سرگھول دیتی

گانا ختم ہوا تو کسی منچلے نے ایک اور گانے کی فرمائش کر دی۔ اندھے نے بانسری پھر  
لبوں سے لگا کر پھونک ماری تو اس بار دھن اسی لڑکے کی فرمائش تھی۔ لڑکے نے تالیاں

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

بجائی تو پورا مجمع اسے داد دینے لگا... پھر یہ سلسلہ رکا نہیں.. فرمائشیں رکی نہیں اور اندھے  
... نے بھی سب کی فرمائش پوری کی

تھوڑی دیر بعد اس نے بیگ کھول کر بانسری رکھی اور جب اس بار اس کا ہاتھ باہر آیا  
تو اس کے ہاتھوں میں ایک خوبصورت سا گٹار تھا۔ اندھا گٹار کی تاروں سے انگلیوں سے  
کھیلنے لگا... لوگ اندھے کے ہنر پر حیران رہ گئے... فرمائشیں بڑھنے لگی اور وہ سب کے  
فرمائش گیت بجانے لگا... پورا مجمع تالیاں بجا بجا کر اس کے ہنر کی تعریف کر رہے  
تھے۔ وہیں لوگوں کے اس ہجوم میں موجود ایک انگریز گورے لڑکے نے اسے جسٹن بیبر  
کے ایک نئے گانے کی فرمائش کی تو وہ گٹار سے وہی فرمائش انگلش گانا بجانا شروع کر دیا۔  
اس انگریز لڑکے کے ساتھ ساتھ سارا مجمع عیش عیش کراٹھا۔ تبھی کہیں دور سے کانوں میں  
مغرب کی اذان سنائی دی تو اندھے کی گٹار کی تاروں سے کھیلتی انگلیوں کو اچانک بریک لگ  
گئی لوگوں کو ایسے لگا جیسے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

کوئی سحر ٹوٹا ہوا اور وہ سب ہوش میں آگئے ہوں

اس نے سر پر پہنی ٹوپی اتاری اور اپنے آگے رکھ دی لوگ اس کی زمین پر رکھی ٹوپی ...  
میں اپنی مرضی کے مطابق پیسے ڈال کر دائرے سے نکلنے لگے۔ تھوڑی دیر میں اندھیرا  
چھانے لگا۔ تو لوگوں کی گہما گہمی بھی کم پڑنے لگی وہ اندھا بھی تک وہیں بیٹھا رہا۔ جب تاریکی  
ہر طرف چھانے لگی اور پارک میں صرف گئے چنے لوگ بچ گئے تو اس نے بیگ دوبارہ  
کندھے پر رکھا ٹوپی اٹھائی اور اور لاٹھی ٹیکتا خارجی دروازے کی سمت بڑھنے لگا۔

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.classicurdumaterial.com/ClassicUrduMaterial/>

اس بار ہاتھ تھام کر مدد کرنے والا کوئی مہربان نہیں آیا نہ ہی اس بار وہ ڈمگ کر گرا تھا  
۔ آہستہ آہستہ چلتا وہ اندھا جب دروازے کے قریب پہنچا اپنا چشمہ اتارا، ہاتھ میں پکڑی  
فولڈنگ سٹک فولڈ کر کے بیگ میں رکھی اور تیز تیز قدموں سے چلنے لگا۔ قدموں کی  
لڑکھڑاہٹ کا کہیں بھی کوئی نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ قدموں میں بھی اب تیزی

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)



## Classic Urdu Material

آچکی تھی۔ خارجی دروازے سے تھوڑا آگے نکل کر دائیں طرف فٹ پاتھ پر بیٹھے دونوں ہاتھوں سے معذور فقیر کی جھولی میں وہ سارے پیسے ڈالے۔ فقیر نے آسمان کی طرف دیکھ کر کچھ دعائیں دی۔ اگلے لمحے وہ دعاؤں کا سکون دل میں اتار کر ساتھ کھڑی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر کسی اگلی منزل کی طرف چل دیا۔

\*\*\*\*\*#####\*\*\*\*\*

\*\*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"کلی... کسی مولوی کا بندوبست کروا۔ مجھے ملو کھاں سے نکاح کرنا ہے"

وہ دونوں شام کو دریا کنارے بیٹھے ہوئے تھے جب سلطان اپنے دوست سے

سنجیدہ لہجے میں مخاطب ہوا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

کیا بول رہے ہو تم... جانتے ہو اس کا انجام کیا ہو گا...؟؟؟ "

کلی تو سوچ کے ہی ڈر گیا.

کلی.. اب گناہ کر چکا ہوں تو اس کا کچھ ناکچھ کفارہ بھی تو ادا کرنا ہے. ملو کھاں "

سے اب بے وفائی کر دی تو وہ رل جائے گی "ملو کھاں کا خیال آتے ہی وہ ادا اس ہو چلا

" تو یہ گناہ کرنے سے پہلے سوچنا تھا نا. اب کیا فائدہ پچھتانے کا "

گناہ کرتے وقت کون سوچتا ہے انجام۔ اور کوئی انجام سوچ بھی لے تو گناہ کی لذت اس " کے حواسوں پر سوار ہو جاتی ہے۔ عقل پر پٹی بندھ جاتی ہے۔ وہ انجام کی فکر بھلا دیتا ہے۔

www.classicurdumaterial.com  
support@classicurdumaterial.com

https://www.classicurdumaterial.com/ClassicUrduMaterial/  
اب کیا فائدہ اس طرح فلسفی بننے کا۔۔ اتنی سیانی باتیں کرنے کا اب کیا فائدہ۔ پہلے ہی "

" عمل کر لیتے۔

سلطان خاموش بیٹھا کچھ سوچتے ہوئے پانی کی آتی جاتی لہروں کو دیکھتا رہا.

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

## Classic Urdu Material

اور کر بھی کیا سکتا تھا

گناہ کا راستہ آسان ہوتا ہے صاف ہوتا ہے، کوئی رکاوٹ راستہ نہیں روکتی مگر یہ راستہ بے سمت ہے اور اس راستے کی کوئی منزل نہیں ہوتی۔ بلکہ منزل کی جگہ ایک اندھی کھائی ہوتی ہے جسے کی گہرائیوں میں پھر انسان گرتا چلا جاتا ہے

نیکی کا راستہ مشکل ہوتا ہے۔ قدم قدم پر رکاوٹیں راستہ روکتی ہیں، حوصلے پست کرتی ہیں مگر اس راستے کی اپنی ایک منزل ہے، یہ راستہ بے سمت نہیں ہوتا اور جو ثابت قدم رہتے ہیں، منزل پر پہنچ جاتے ہیں ان کے لیے اللہ کے ہاں ان گنت انعامات کی نوید ہے

اور نوری وہ جو بیچاری بن ماں کے یتیم بچی سالوں سے تیرے نام سے بندھی " ہے، اس کا کیا ہوگا۔ اسے اب کون بیاہے گا اسے اب کون بیاہے گا...؟؟؟" کلی نے ایک اور

سچ اگلا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

اس سے بھی شادی کروں گا میں... اماں ابا کو بھی تو راضی کرنا ہے "جانے وہ "

کیا کیا سوچ کے آیا تھا آج

سلطان تم کیا چیز ہو یا ر۔۔۔ کبھی کسی کی سمجھ میں بھی آؤ گے یا نہیں۔۔؟ "

" یوں پل پل میں کیوں رنگ بدلتے ہو؟

" میں آج تک خود کو ہی نہیں سمجھ پایا تو کسی کو کیا سمجھ آئے گی میری "

کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار پھر سے سوچ لو سلطان۔ بعد میں "

پچھتانے والوں کو کبھی کچھ حاصل نہیں ہوتا "کلی نے ایک اور مشورہ دیا

میں نے سب سوچ سمجھ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہے کلی۔ تم کل کسی طرح مولوی "

اور دو چار گواہوں کا بندوبست کرو صرف۔ مجھے کل ہی ملو کھاں سے نکاح پڑھوانا ہے ہر

حال میں۔ "وہ دریا میں پتھر پھینک کر کپڑے جھاڑتا تھا کھڑا ہوا

کلی نے بیٹھے بیٹھے گردن اٹھا کر اس کے سنجیدہ چہرے کی طرف دیکھا

## Classic Urdu Material

سلطان مجھے تمہارے انجام سے بہت ڈر لگ رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے تمہارے اس عمل کا " بہت برا انجام ہوگا۔۔۔ "

اب قدم اٹھالیا ہے تو انجام سے ڈرنا کیسا۔ جب دریا میں اترنا ہو تو پانی سے نہیں ڈرا جاتا "۔۔۔

" بس جو ہوگا اب دیکھا جائے گا۔

تو ٹھیک ہے پھر اپنے فیصلے پر ثابت قدم رہنا۔ میں کل رات کو مولوی اور "

گواہوں کا بندوبست کر لوں گا۔ ملوکھاں کو لے کر وقت پر پہنچ جانا " وہ بھی کپڑے جھاڑتا اٹھ کھڑا ہوا

دو انسان زمین پر فیصلہ کر چکے تھے۔ دور پانیوں کے پار مغرب میں پیلا زرد سورج ڈوب رہا تھا۔ خدا جانے اس سورج اور پوری کائنات کو بنانے والے کا کیا فیصلہ تھا وہ صرف وہی جانتا ہے۔ کیونکہ اس کے راز کبھی افشا نہیں ہوتے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com



اماں میں نوری سے شادی کیلئے تیار ہوں "سلطان نے اپنی ماں سے کہا جو سلطان کے پیچھے بیٹھی اسکے بالوں پر مالش تیل کر رہی تھی

"سچ میں... میرے لعل تم اپنی خوشی سے راضی ہو...؟"

بختاور کے تیل ڈالتے ہاتھ رک گئے خوشی سے اس کی باچھیں کھل گئیں۔ تین دن ... پہلے یہی سلطان اپنے ابا سے اسی بات پر جھگڑ رہا تھا

ہاں اماں میں راضی ہوں۔ پر اپنی خوشی سے نہیں صرف ابا اور آپ کی خوشی " کیلئے۔ ورنہ میرا نوری کے ساتھ بالکل جوڑ نہیں بنتا۔ میرے ساتھ بہت نا انصافی کی ہے ابا نے "سلطان نے اپنے گٹھنے پر سر رکھ کے اداس لہجے میں کہا

پتر ایسا نہیں بولتے۔ خدا کی رضا یہی ہوگی۔ خدا کو جب کچھ کرنا مقصود ہو تو وہ بات " اپنے بندوں کے دل میں ڈال دیتا ہے۔ پھر بندوں کو دوش نہیں دیا جاتا۔ خدا کی رضا پر

## Classic Urdu Material

راضی ہونا پڑتا ہے تبھی دل کا سکون نصیب حاصل ہوتا ہے

اور پتر سارا گاؤں جانتا ہے کہ نوری میں کتنے گن ہیں شریف ہے، اپنے  
گھر کی پلی دیکھی بھالی ہے، سیدھی سادی ہے، اتنے ہنر آتے ہیں اسکو۔ خدا کا شکر ادا کر کہ  
اتنی اچھی لڑکی لکھی تیرے نصیب میں اللہ نے "ماں کے پاس سمجھانے کو ہزار دلیلیں  
تھیں

سلطان خاموش ہو گیا۔ دل میں تو وہ بھی نوری کی صلاحیتوں کا معترف تھا مگر اس

. . . دل کا کیا کرتا جس پر اب ملو کہاں اپنا پورا قبضہ جما چکی تھی

بجنا اور بہت خوش تھی۔ جیسے تیسے ہی سہی سلطان راضی تو ہو گیا

"... سلطان پتر"

ہمممم "اس نے گٹھنے پر سر رکھے، بغیر ماں کی طرف دیکھے جواب دیا"

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

پتر یہ جو نکاح کے دو بول ہوتے ہیں نا... بڑی طاقت ہوتی ہے ان میں۔ بڑے " بڑے زور آوروں کو زیر کر دیتے ہیں، نکاح کے بعد خدادلوں کو محبت سے بھر دیتا ہے۔ دیکھنا تیرا دل بھی نور کی محبت سے بھر جائے گا۔ اور وہ اتنی سلیقہ شعار ہے اور مجھے یقین ہے وہ جلد ہی تیرے دل میں اپنی جگہ بنا لے گی... اور پھر تو خود پر ہنسے گا کہ میں بھی کتنا ... جھلا تھا تو جو اتنی اچھی لڑکی کو ٹھکرا رہا تھا

اور پھر جب اولاد پیدا ہوتی ہے نا۔۔۔ تو اللہ اولاد کی صورت میں انسان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیتا ہے۔ تب پھر سرکش سے سرکش انسان بھی خود کو ان بیڑیوں سے آزاد "نہیں کرنا چاہتا۔ خدا اس کا دل اولاد کیلئے بھر دیتا ہے اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے

ماں نے پیار سے اس کے سر پر پیچھے ہلکی سی چپت مارتے ہوئے کہا

وہ بغیر دیکھے بتا سکتا تھا کہ اماں اب مسکرا رہی ہو گی

## Classic Urdu Material

اور دیکھنا تم... تیری شادی کتنی بڑی اور دھوم دھام سے ہوگی۔ پوری شاہ والی " دیکھے گی۔ " بختاؤرنے اپنے اکلوتے بیٹے کی شادی کے خواب ابھی سے بننا شروع کر دیئے

شام میں دین محمد آیا تو گھر آتے ہی پہلی خوشخبری بختاؤرنے یہی سنائی تھی۔  
دین محمد بھی خوشی سے باغ باغ ہو گیا

بختوہم آج ہی چلتے ہیں اپنی دھمی کی تاریخ مانگنے۔ میری آنکھیں بہت جلد نوری کو اس  
" آنگن میں دیکھنا چاہتی ہیں

دین محمد کو تو جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا

اوائے شہزادے... کہاں ہو زرا باہر آؤنا۔ آج مل کے کھانا کھاتے ہیں۔ بڑا عرصہ " " ہو اتیرے ساتھ بیٹھ کے کھانا کھائے

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

دین محمد نے زور سے آواز لگائی اور وہ جو اندر چارپائی پر لیٹا جانے کن سوچوں میں گم تھا... ابا کی آواز پر باہر آگیا۔

آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا غائب دماغی سے چلتا وہ ابا کے ساتھ چارپائی پر آ بیٹھا۔ سلطان نے اس سے پہلے ابا کو کبھی اتنا خوش نہیں دیکھا تھا۔

اسے یاد تھا جب وہ بچپن میں اینٹوں کے اڈے پر ابا کو دوپہر کا کھانا دینے جاتا۔ تب وہ دین محمد کی ٹانگ سے بھی چھوٹا تھا... اماں اسے گرم گرم کھانا بنا کے دیتی تو وہ اڈے پر کھانا... دینے پہنچ جاتا۔

دین محمد قمیض اتارے بھری دوپہر میں کچی اینٹیں تھاپ رہے ہوتے۔ پیسینے کی لکیریں اس کے چہرے، گردن کو کراس کرتی پیٹ سے ہوتی ہوئی شلوار تک پہنچ جاتی۔ دھوپ نے دین محمد کی جلد کو جھلسا دیا تھا۔



## Classic Urdu Material

دین محمد سلطان کو کھانا اٹھائے آتا دیکھتے تو آگے بڑھ کے اس سے کھانا لیتے اور  
اسے ہاتھ لگائے بغیر جھک کر اسکے گال پر ایک ہلکا سا بوسہ دیتے

ابا سلطان کو اڈے پر لگے واحد درخت کے نیچے بٹھا کر کھانا شروع کرتے تو اسے بھی  
اپنے ساتھ زبردستی کھلاتے۔ حالانکہ وہ جانتے بھی تھے کہ سختو اسے ہمیشہ کھانا کھلا کر ہی  
بھیجتی ہے کبھی سلطان کو بھوکا نہیں بھیجا۔ مگر دین محمد ایک لقمہ خود کھاتے تو دوسرا چھوٹا  
لقمہ بنا کر سلطان کے منہ میں ڈال دیتے۔ اور وہ پیٹ بھرے ہونے کے باوجود بھی ابا کو  
انکارنا کر پاتا اور کھا لیتا

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)  
[support@classicurdumaterial.com](mailto:support@classicurdumaterial.com)  
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کھانا ختم کرنے کے بعد وہ اسے درخت تلے چھوڑ کر خود پھر سے کام میں جت  
جاتے۔ سلطان کو کوئی گھنٹہ بھرا انتظار کرنا پڑتا اس ایک گھنٹے میں اسے جتنی گرمی محسوس  
ہوتی وہ پورے دن کے کسی حصے میں ناہوتی۔ اس کے گورے گورے گال گرمی سے سرخ

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

## Classic Urdu Material

پڑنے لگتے۔ دین محمد وقفے وقفے سے پیچھے مڑ کر اس کی سمت نگاہ کرتے۔ پھر اٹھ کر اپنی قمیض درخت کی ان ٹہنیوں پر ڈالتے جہاں سے دھوپ چھن چھن کر آرہی ہوتی۔ اپنے مٹی والے ہاتھ پیچھے پیٹھ پر باندھ کر جھک کے اس کے گالوں پر بوسہ دیتے جہاں اب پسینہ کی لکیر نیچے گردن کی طرف سفر کر رہی ہوتی۔ اچھے سے تسلی کر لینے کے بعد جلدی جلدی .. کام ختم کرتے اور ہاتھ دھو کر اسے کاندھے پر بٹھا کر گھر کی طرف چل دیتے

سلطان کو یاد تھا کہ زندگی میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو سلطان نے منہ سے .. نکالی ہو اور دین محمد نے لا کر نا حاضر کی ہو

سوائے ایک خواہش کے اور وہ تھی دریا کی سیر... سلطان کی ہزار ہا ضد کے باوجود بھی دین محمد اور بختاور اسے دریا کی طرف ناجانے دیتے۔ جبکہ وہ اسی بات کیلئے بارہا ضد کرتا کہ بستی کا ہر بچہ دریا پر جاتا ہے کشتی کی سیر کرتا ہے، بڑا ہو تو خود کشتی چلاتا ہے، تیراکی کرتا ہے، مچھلیاں پکڑتا ہے ایک اکیلا وہ کیوں نہیں جاسکتا

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

Teray Sang (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

For More Novel Please Visit Our Website

www.classicurdumaterial.com

اس کیوں کا جواب اس کبھی دین محمد یا بختاؤر نے نہیں دیا  
انہوں نے ہمیشہ خاموشی اختیار کر لی... اس کیوں کا جواب اسے 15 سال کی عمر میں اس  
کے جگری دوست کلی نے دیا جسے ایک بار اپنے ابا نے عمران کے ڈوبنے اور لاش نالمنے کا  
. قصہ سنایا تھا اس کے بعد کبھی سلطان نے دوبارہ دریا پر جانے کی ضد نہیں کی تھی

کہاں کھوئے ہو یا ر... کھانا کب سے پڑا پڑا ٹھنڈا "  
ہو رہا ہے اور تم خدا جانے کس کے خیالوں میں گم ہو۔ "وہ جو خیالوں میں کہیں دور بچپن  
تک جا پہنچا تھا ابا نے اس کا کندھا جھنجھوز کر سلطان کے خیالوں کا تسلسل توڑ دیا

سلطان چونک کر حال میں واپس آیا۔ غائب دماغی سے اپنا بایاں ہاتھ اپنے گال پر رکھا  
جہاں کبھی گرمی میں دین محمد بوسہ دیا کرتا تھا مگر اب اسے اپنے گال پر کہیں ابا کے بوسے  
... کی حدت محسوس نہ ہو سکی

## Classic Urdu Material

\*\*\*\*\*

#####\*#####

\*\*\*\*\*

جنت تمہارا نام کس نے رکھا تھا...؟" وہ دونوں دریا کنارے ریت پر گھر وندے بنا " رہے تھے جب خوشی نے جنت سے مصومانہ سوال کیا

اماں نے "جنت نے اس کی طرف دیکھے بغیر دو لفظی جواب دیا "

تھوڑی دیر خاموشی چھا گئی

اماں کہتی ہیں کہ تم میری جنت ہو... "جنت نے خود ہی بتا دیا "

پر مولوی صاحب تو کہتے ہیں کہ بچوں کی جنت انکی اماں کے قدموں میں ہوتی ہے "

Classic Urdu Material | by Arshad Abrar

**Teray Sang (Complete Novel)**

*Do not copy or distribute without permission of the author*

*For More Novel Please Visit Our Website*

[www.classicurdumaterial.com](http://www.classicurdumaterial.com)

..."

خوشی کو اچانک مولوی صاحب کی بات یاد آگئی

"... ہاں بولتے تو ہیں... میں اماں سے پھر پوچھوں گی"

یہ ہر بار میرا گھر مکمل کیوں نہیں ہوتا... ہر روز مکمل ہونے سے پہلے کیوں گر "

جاتا ہے "خوشی نے رونی شکل بنا کے جنت کی طرف دیکھا۔ جواب گیلی نم ریت سے اپنے

محل کو مکمل کر چکی تھی۔ ایک سکون اور خوشی کی لہر تھی جنت کے چہرے پر۔ مگر اس نے

جب خوشی کا نام مکمل اور ٹوٹا ہوا گھر دیکھا جواب ریت کے ایک گوبڑ کی شکل اختیار کر چکا تو

تھوڑی دیر پہلے اس کے چہرے پر آئی خوشی کی جگہ اب ادا سی نے لے لی

پنل گھر دھیان سے بنائے جاتے ہیں، پیار سے بنائے جاتے ہیں۔ ایک ایک اینٹ "



## Classic Urdu Material

پیار سے لگانی پڑتی ہے تب جا کے گھر مکمل تعمیر ہوتے ہیں.. گھر کو جنت بنانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی بے دھیانی اور بگاڑ سے گھر مکمل ٹوٹ جاتے ہیں ہمیشہ کیلئے۔ پھر کبھی نابینہ کیلئے... "ان کی طرف پشت کیے کنارے پر کپڑے دھوتی نانی تاج نے خوشی کی بات کا جواب دیا جو بظاہر تو کپڑے دھونے میں مصروف تھی مگر دھیان ان دونوں بچوں کی باتوں ... اور حرکات پر لگا رکھا تھا

نانی تاج کی نگاہوں کے سامنے سالوں پہلے کا ایک منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگا جس دن اسے شوہر نے طلاق دی اور اسکے بابا اسے واپس اپنے گھر لینے آئے تھے۔ کتنا

مشکل تھا وہ دن۔ شاید اس کی زندگی کا سیاہ ترین دن... اچانک یاد آ جانے والی اس یاد نے اس کے بوڑھے کمزور دل پر ایک بھاری اور وزنی سل لا کے دھردی تھی

اگلے پل اس نے اپ